دارالافتا

۵-۳-۱۴۱۱ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع مبین مسئلہ مذکورہ کے بارے میں ؟

ایک شخص کا نکاح اسکی موجودگی میں اس طرح ہوا کہ مجلس نکاح میں ایک نکاح خواں اور ایک لڑکی کا باپ موجود تھے۔ لڑکی بالغہ مجلس نکاح میں موجود نہ تھی اب نکاح خواں نے دوسرے کمرہ میں جا کر لڑکی سے اجازت طلب کی، لڑکی نے انہیں اپنے نکاح کا اختیار دیا، اور نکاح خواں نے آکر نکاح پڑھا دیا

کیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں ؟

وجہ سوال یہ ہے کہ نکاح خواں بالغہ لڑکی کی عدم موجودگی میں اسکی اجازت سے اگر نکاح پڑھائے تو نکاح خواں کی حیثیت صرف وکیل کی ہوگی یا وکیل ہونے کے ساتھ ساتھ اسے گواہ بھی شمار کیا جائے گا۔

حافظ محمد اسماعیل
جامعہ محمدیہ عربیہ
نواب شاہ

الجواب حامداً و مصلیاً

صورت مسئولہ کا شرعی حکم سمجھنے کیلئے چند چیزوں کا سمجھنا ضروری ہے :

نمبر۱ نکاح کے منعقد ہونے کیلئے عاقدین کے علاوہ مجلس نکاح میں دو عاقل بالغ مسلمان مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا بطور گواہ موجود ہونا اور ایجاب و قبول کو سننا ضروری ہے۔

نمبر۲ لڑکی بالغہ اگر مجلس نکاح میں خود موجود ہو تو اسکے وکیل کو محض سفیر اور معتبر سمجھ کر اسے گواہ شمار کیا جائیگا، اور عاقد نکاح خود لڑکی ہوگی، لیکن

اگر مجلس نکاح
میں صرف لڑکی کا
وکیل والد اور لڑکا
موجود ہو تو نکاح
صحیح نہیں ہوگا۔

صفحہ نمبر

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دارالعلوم کراچی

تاریخ نقل فتاوی	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب
		اگر لڑکی بالغہ مجلس نکاح میں خود موجود نہ ہو بلکہ اسکا وکیل موجود ہو تو وکیل کی حیثیت اصل مباشر (یعنی مؤکل لڑکی) کی ہوگی. اور اس وکیل کو گواہ شمار نہیں کیا جائیگا بلکہ نکاح منعقد ہونے کیلئے اس وکیل کے علاوہ مذکورہ بالا طریقہ پر گواہوں کا ہونا ضروری ہوگا. نمبر۳ نکاح کے منعقد ہونے کیلئے گواہ شرط ہیں. لہذا اگر نکاح میں گواہ نہ ہوں یا گواہوں کا مکمل نصاب نہ ہو تو دونوں صورتوں میں نکاح منعقد نہیں ہوگا ان تین اصولوں کو سمجھنے کے بعد صورت مذکورہ میں عاقدین یعنی لڑکا اور لڑکی کا وکیل یعنی نکاح خواں چونکہ شرعاً عاقدین ہیں اس وجہ سے وکیل گواہ نہیں بن سکتا لہٰذا مذکورہ نکاح میں صرف ایک گواہ یعنی لڑکی کا باپ موجود ہے اور دوسرے گواہ موجود نہیں اسلئے مذکورہ صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوا ۔	

منعقد نہیں ہوا ۔

عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قال النبی علیه السلام : لانکاح الا بولی وشاهدی عدل وماکان من نکاح غیر ذالك فهو باطل ، فان تشاجروا فالسلطان ولی من لا ولی له ۔ (رواه دارقطنی ج ۳ ص ۲۲۹)

وقال النبی علیه السلام : لانکاح الا بشهود ۔
(فتح القدیر ۳/۱۱۱ بحواله دارقطنی)

وفی الترمذی عن ابن عباس رض : البغایا اللاتی ینکحن انفسهن بغیر شهود ۔

وفی الدر المختار : ولو زوج بنته البالغة العاقلة بحضرة شاهد واحد جاز ان کانت ابنته حاضرة ، لانها تجعل عاقدة والا لا ، الاصل ان الآمر متی حضر جعل مباشرا ۔

وفی الشامیة تحت قوله ولو زوج بنته البالغة اھ : کونها بنته غیر قید ، فانها لو وکلت رجلا غیره فکذالك کما فی الهندیة ۔ وقید بالبالغة لانها لو کانت صغیرة لایکون الولی شاهدا ، لان العقد لایمکن نقله الیها ۔ قوله والا لا ای وان لم تکن حاضرة لایکون العقد نافذا ۔
(شامی ج ۲ ص ۲۹۸)

وفی الهندیة : قالوا : اذا زوج ابنته البالغة بامرها و بحضرتها ومع الاب شاهد آخر صح النکاح ، وان کانت غائبة لایصح (ج ۱ ص ۲۶۶) ۔

وفی الهدایة : وعلی هذا اذا زوج الاب ابنته البالغة بحضرة شاهد واحد ان کانت حاضرة جاز وان کانت غائبة لم یجز ۔ (ج ۲ ص ۳۰۷)

وفی فتح القدیر : اذا زوج الاب ابنته البالغة بحضورها مع واحد او وکیل المرأة بحضورها مع امرأتین جاز النکاح ۔۔۔۔۔۔ بخلاف ما اذا کان غائبا (ج ۳ ص ۱۱۶)

Scanned by CamScanner

تاریخ فتاوی	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان
		لان الشهادة اشترطت في العقد لذلك المعنى والعقد يقوم بهما فلا بد من سماعهما معا (فتح القدير ج ۳ ص ۱۱۵) واللہ اعلم بالصواب فقط کتبہ محمد اکمل بن عبد الحی فاضل دار العلوم کراچی ۲۰/۳/۱۴۱۹ھ الجواب صحیح احقر [illegible] (ربانی) الجواب صحیح الجواب صحیح [illegible] دار الافتاء دار العلوم کراچی ۷ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ ۷/۳/۱۴۱۹ھ دار الافتاء دار العلوم کراچی ۷-۳-۱۴۱۹ھ الجواب صحیح احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ ۲۰-۳-۱۴۱۹ھ		